سرکاری رپورٹ

نواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس منعقدہ شنبہ مورخہ ۱۴ جون ۱۹۸۶ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
(۱)	آغاز کارروائی۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	(۱)
(۲)	**اعلانات**	(۲)
	(ا) اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے صدر نشینوں کا تقرر۔	
	(ب) رخصت کی درخواستیں۔	
(۳)	وزیر خزانہ میر ہمایوں خان مری کی بجٹ تقریر۔ (بشمول ضمنی بجٹ برائے مالی سال ۱۹۸۶-۸۷ء)	(۵)

جلد نہم

شمارہ اوّل

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ مسٹر اسپیکر ـــــ ملک سرور خان کاکڑ
۲۔ مسٹر ڈپٹی اسپیکر ـــــ آغا عبدالظاہر

افسران اسمبلی

۱۔ سیکرٹری ـــــ مسٹر اختر حسین خان۔
۲۔ ڈپٹی سیکرٹری ـــــ محمد حسن شاہ

صوبائی کابینہ کے ارکان

۱۔ الحاج جام میر غلام قادر خان۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان
۲۔ نواب تیمور شاہ جوگیزئی۔ وزیر صحت۔
۳۔ ارباب محمد نواز خان کاسی۔ ؍؍ زراعت۔
۴۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ۔ ؍؍ منصوبہ بندی و ترقیات۔
۵۔ سردار بہادر خان بنگلزئی۔ ؍؍ خوراک و ماہی گیری۔
۶۔ ڈاکٹر محمد حیدر بلوچ۔ ؍؍ مواصلات و تعمیرات۔
۷۔ سردار احمد شاہ کھیتران۔ ؍؍ بلدیات۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی

ساتواں اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز شنبہ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۸۷ء بوقت گیارہ بجے صبح زیر صدارت ملک سرور خان کاکڑ اسپیکر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ

از

قاری سید حماد کاظمی

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاٰتِ ذَالْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ / وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ
لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا / فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّیْسُوْرًا ۝ وَلَا تَجْعَلْ
یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِكَ / وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ / فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۝ اِنَّ رَبَّكَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًا بَصِیْرًا ۝ (بنی اسرائیل - پارہ (۱۵) آیات ۲۶ تا ۳۰)

ترجمہ۔ اور قرابت دار کو اُس کا حق دے دیا کرو / اور محتاج اور مسافر کو بھی / اور بے جا خرچ نہ کرو۔ (کیونکہ) بے شک / بے موقع خرچ کرنے والے / شیطانوں کے بھائی ہیں / اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے / اور اگر اپنے رب کی طرف سے جس رزق کے آنے کی / اُمید ہو / اس کے انتظار میں تم کو / اُن سے پہلو تہی کرنا پڑے / تو اُن سے نرمی کی بات کہہ دیا کرو / ۔ اور نہ تو اپنا ہاتھ گردن ہی سے بندھا رکھو / اور نہ ہی بالکل کھول دو / کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ملامت زدہ ہو جاؤ / (اور) پچھتاوے کہ سوا تمہارے پاس کچھ بھی باقی نہ رہے / بلاشبہ تمہارا رب جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے اور وہی تنگی دیتا ہے / بے شک وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے خوب دیکھتا ہے۔

اعلانات

مسٹر اسپیکر۔

اب سیکرٹری اسمبلی اعلانات سنائیں گے ۔

مسٹر اختر حسین خان ۔

سیکرٹری اسمبلی ۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت جناب اسپیکر نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے

(۱) پرنس محی الدین بلوچ ۔
(۲) حاجی ملک محمد یوسف اچکزئی ۔
(۳) سردار نواب خان ترین ۔
(۴) میر محمد علی رند ۔

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی ۔

سردار نثار علی صاحب نے درخواست بھیجی ہے کہ وہ آج ذاتی مصروفیات کی بناء پر اسمبلی کے

کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے اسلئے ان کے حق میں آج کی رخصت منظور کی جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔

حاجی شیخ ظریف خان مندوخیل صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ ایک ضروری کام کی وجہ سے آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے لہذا انہیں آج کی رخصت دی جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔

سردار نور احمد خان مری اپنی درخواست میں فرماتے ہیں کہ بوجہ علالت وہ اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے لہذا اس پورے اجلاس کے لئے انکے حق میں رخصت منظور کیجائے ۔

مسٹر اسپیکر

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔

سردار دینار خان کمرد نے درخواست بھیجی ہے کہ وہ ایک ضروری کام کے سلسلے میں کوئٹہ سے باہر جا رہے تھے لہٰذا آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ اسلئے ان کے حق میں آج کی رخصت منظور کی جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔

ڈاکٹر محمد حیدر بلوچ صاحب وزیر مواصلات و تعمیرات نے لکھا ہے کہ علالت کی بناء پر وہ اسمبلی کے اجلاسوں میں شرکت نہیں کر سکیں گے لہٰذا ان کے حق میں رخصت منظور کی جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کیا جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔

میر سلیم اکبر خان بگٹی صاحب نے درخواست بھیجی ہے کہ ضروری کام میں مصروفیت کی بناء پر وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے ہیں لہٰذا ان کے حق میں آج کی رخصت منظور کی جائے۔

مسٹر اسپیکر۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر۔

اب میں میر ہمایوں خان مری وزیر خزانہ بلوچستان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ سالانہ بجٹ برائے سال ۱۹۸۷ - ۸۸ اور ضمنی بجٹ برائے سال ۱۹۸۶-۱۹۸۷ ایوان میں پیش کریں۔

میر ہمایوں خان مری۔ وزیر خزانہ۔

جناب محمد سرور خان صاحب سپیکر بلوچستان اسمبلی

جناب جام میر غلام قادر خان صاحب وزیر اعلیٰ بلوچستان میرے رفقاء کار جناب وزراء صاحبان معزز اراکین اسمبلی السلام علیکم۔ میرے لئے یہ امر انتہائی خوشی اور اعزاز کا باعث ہے کہ آج مجھے آپ کی خدمت میں صوبہ بلوچستان کا موجودہ سال کا نظر ثانی شدہ تخمینہ اور آئندہ مالی سال کا بجٹ پیش کرنے

کا دوسری مرتبہ موقع مل رہا ہے مجھے سب سے زیادہ خوشی اس بات کی بھی ہے کہ مجھے اس نئی اور خوبصورت اسمبلی کی عمارت میں پہلا بجٹ پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے میری دعا ہے کہ یہ نئی عمارت ہمارے ہاں جمہوریت کو پروان چڑھانے میں نیک فال ثابت ہو۔ اب میں آپ کی خدمت میں موجودہ مالی سال کا بجٹ میں ہونے والی پیش رفت اور اگلے مالی سال میں حکومت کی مالی اور معاشی پالیسیاں اور تخمینہ پیش کرنے کی اجازت چاہونگا۔

موجودہ مالی سال میں ریونیو اخراجات کا تخمینہ تین سو پینتیس کروڑ روپے اور آمدنی کا تخمینہ ایک سو چرانوے کروڑ ترپن لاکھ روپے لگایا گیا تھا اس طرح خسارہ کی رقم ایک سو اکتالیس کروڑ سینتالیس لاکھ روپے بنتی تھی جو مرکزی حکومت سے گرانٹ کی صورت میں ملنی تھی موجودہ مالی سال کے نظرثانی شدہ جاری اخراجات کا تخمینہ تین سو ترپن کروڑ چوالیس لاکھ روپے ہے جبکہ نظرثانی شدہ آمدنی کا تخمینہ ایک سو ترانوے کروڑ اڑتیس لاکھ روپے ہے اسطرح خسارے کی رقم ایک سو ساٹھ کروڑ چھ لاکھ روپے بنتی ہے نظرثانی شدہ اخراجات میں چھ کروڑ تیس لاکھ روپے کا اضافہ حکومت کی گندم کی فراہمی اور راشن بندی کی نئی پالیسی کی وجہ سے ہوا، تین کروڑ اٹھاسٹھ لاکھ روپے کا اضافہ قرضوں کی واپسی کی مد میں اور چار کروڑ روپے تعلیم پر اضافی اخراجات کی صورت میں خرچ ہوئے اور تقریباً تین کروڑ روپے کا اضافہ صوبائی حکومت کے لئے جہاز کی خریداری پر ہوا۔ اگلے مالی سال میں جاری اخراجات کا تخمینہ تین سو اٹھانوے کروڑ چھ لاکھ روپے ہے۔ اس کے علاوہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے ایک سو اکتالیس کروڑ چھیاسٹھ لاکھ روپے اور خصوصی ترقیاتی پروگرام کے لئے

پچاس کروڑ دس لاکھ روپے رکھے گئے ہیں اسطرح اگلے مالی سال کا بجٹ پانچ سو اسی کروڑ بیاسی لاکھ روپے کا ہے اگلے سال صوبائی حکومت کو گیس کی ایکسائز ڈیوٹی اور رائیلٹی سے ایک سو دس کروڑ پچہتر لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے۔
مرکزی حکومت کے قابل تقسیم ٹیکسوں سے آمدنی کا اندازہ ۲۷ کروڑ چوالیس لاکھ روپے ہے حکومت بلوچستان کو اپنے صوبائی ٹیکسوں اور مختلف محکموں کی خدمت کے عوض آمدنی کا تخمینہ تینتیس کروڑ اٹھتیس لاکھ روپے ہے۔
ہمارے جاری اخراجات اور آمدنی کا فرق ایک سو اسی کروڑ تریسٹھ لاکھ روپے ہے اس خسارہ کی رقم کو پورا کرنے کے لئے ہمیں مرکزی حکومت سے گرانٹ ملے گی۔

اب میں آپ کو اگلے بجٹ کی تجاویز کی طرف لے چلونگا آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ بجٹ صرف چند علاقائی اسکیموں کو اخراجات کے تخمینہ میں شامل کرنے کا نام نہیں بلکہ بجٹ کا بنیادی مقصد ایسے نظام کی تشکیل ہے جو عوام کی فلاح وبہبود کا ضامن ہو۔ اگلے سال کا بجٹ بناتے میں ہمارے لئے چار رہنما اصول تھے۔
اول وزیر اعظم کا پانچ نکاتی پروگرام دوئم جب میں نے پچھلے سال بجٹ پیش کیا تھا تو ہمارے بہت سے معزز اراکین اسمبلی نے ہمیں اپنی تجاویز سے نوازا۔ ہم نے ان تمام تجاویز کا تفصیلی جائزہ لیا اور کوشش کی کہ ممکنہ حد تک تمام قابل عمل تجاویز کو اگلے سال میں شامل کیا جائے بعض تجاویز کا تعلق مرکزی حکومت سے تھا اور اس کے لئے وزیر اعلیٰ جناب جام میر غلام قادر صاحب نے مرکزی حکومت اور بعض خصوصی معاملات میں وزیر اعظم پاکستان جناب محمد خان جونیجو صاحب نے اور صدر مملکت جناب محمد ضیاء الحق صاحب سے رجوع کیا۔ سوئم میں نے تمام منتخب نمائندوں کو خط کے ذریعے خصوصی

نوعیت کے بعض امور مثلاً کوئٹہ شہر کو خوبصورت بنانے، شہر کی حالت اچھی رکھنے، اندرون بلوچستان تعلیم اور صحت خصوصی طور پر خواتین کے لئے تعمیراتی کام کے معیار کو بلند کرتے سرکاری اداروں میں غیر ضروری اخراجات کو کم کرنے اور بلوچستان کی حکومت کی آمدنی کو بڑھانے کی تجاویز مانگی تھیں جن میں بعض بہت اچھی تجاویز ملی ہیں اور ہم نے انہیں اگلے بجٹ میں شامل کیا ہے ہمارا یقین ہے کہ صحیح بجٹ نہ تو آپکی شمولیت کے بغیر بن سکتا ہے اور نہ ہی اس پر مناسب طور پر عملدرآمد ہو سکتا ہے چہارم بجٹ کی تیاری میں ہم نے جو ایک نیا اصول سامنے رکھا وہ انتظامی شعبوں کی بہتری اور مکمل شدہ منصوبوں خصوصاً ایسے منصوبے جن میں تجارتی پہلو بھی ہو بہتر طریقے سے چلانے کا ہے ہمارے صوبے میں پچھلے سالوں میں کئی نئے ادارے کھولے گئے نئے اسکول اور نئے ہسپتال بنائے گئے زراعت کے کئی نئے فارموں پر کام شروع ہوا ڈیری فارم اور پولٹری فارم کھولے گئے قالین بنانے اور دستکاری کے مراکز کھولے گئے۔ ان میں اکثر اداروں کی کارکردگی تسلی بخش نہیں حکومت نے ان کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ کیا ہے اور ہماری کوشش ہے کہ ان اداروں کو صحیح طور پر چلایا جائے ہمارے اگلے سال کے بجٹ میں ان اداروں کی بہتری کے لئے تجاویز نمایاں طور پر شامل ہیں۔ ان چند رہنما اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری حکومت نے اگلے سال کا بجٹ تشکیل دیا ہے۔

اگلے مالی سال کے لئے مرکزی بجٹ میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور الاؤنسز میں اضافہ کا اعلان کیا جا چکا ہے جس کا اطلاق بلوچستان کے تقریباً اسی ہزار صوبائی ملازمین پر بھی ہوگا میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے سرکاری

ملازمین ان مراعات سے مطمئن ہوں گے - اب میں آپ کو اگلے مالی سال کے لئے حکومت بلوچستان کے بجٹ کی شعبہ وار تفصیل کی طرف لے چلوں گا -

تعلیم -

میں سب سے پہلے تعلیم کی بات کرنا چاہوں گا. تعلیم ہماری سماجی بہبود معاشرتی تہذیب اور معاشی ترقی کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے . تعلیم سے ہی قوم کی ترقی اور عروج کے عمل کو پرکھا جاتا ہے بدقسمتی سے بلوچستان میں آبادی کا وہ حصہ جو بمشکل لکھنا پڑھنا جانتا ہے آٹھویں حصہ سے زیادہ نہیں , بلوچستان کے دیہی علاقوں میں ایک ہزار میں سے بمشکل آٹھ خواتین پڑھنا لکھنا جانتی ہیں۔ ناخواندہ معاشرہ کبھی بھی سیاسی اور اقتصادی قوت کے طور پر نہیں ابھر سکتا تعلیمی ترقی صرف سکولوں کے کھول دینے سے نہیں ہو جاتی بلکہ تعلیم کے فروغ کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ تعلیم کو وسعت دینے کے ساتھ ساتھ اس کا معیار بھی بتدریج بہتر بنایا جائے - ہماری حکومت نے تعلیم کی ترقی کے لئے کئی اقدامات تجویز کئے ہیں اگلے سال تعلیم کے جاری اخراجات کے لئے ستاسٹھ کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے ترقیاتی بجٹ کی رقم اس کے علاوہ ہے - سال رواں میں چار سو مساجد سکول اور دو سو پرائمری سکول کھولے گئے اس کے علاوہ پچاس پرائمری سکولوں کو مڈل کا اور آٹھ مڈل سکولوں کو ھائی کا درجہ دیا گیا سکولوں اور کالجوں میں کھیلوں کے فروغ کے لئے اٹھارہ لاکھ روپے کی رقم دی گئی - صوبہ میں دینی مدارس کو بیس لاکھ روپے کی رقم امداد کے طور پر تقسیم کی گئی ڈیرہ بگٹی اور کوہلو کے کالجوں میں سائنس لیبارٹری اور کلاس کے کمرے بنائے جا رہے ہیں-

ہکیہ بھاگ کالج میں سائنس کالج کی تعمیر ہو چکی ہے ہارکھان میں سائنس کالج کی تعمیر کے لئے تقریباً سوا کروڑ روپے کا منصوبہ بنایا گیا ہے اور اس پر اگلے سال کام شروع کیا جائیگا۔ لورالائی میں ماڈل سکول کی تعمیر کے کام میں کافی پیش رفت ہوئی ہے اور انشاء اللہ اگلے سال سے پڑھائی شروع کردی جائے گی۔ خضدار میں پبلک سکول کی تعمیر کے لئے زمین حاصل کرلی گئی ہے اور کام شروع کرنے کے تمام انتظامات مکمل کرلیئے گئے ہیں۔ تربت میں ماڈل سکول قائم کرنے کا کام ترجیحی بنیادوں پر شروع ہے سال رواں میں سکولوں اور کالجوں کی عمارات کو بہتر بنانے اور مزید کمرے تعمیر کرنے کے لئے تقریباً چار کروڑ روپے کی رقم خرچ کی جارہی ہے۔ اگلے مالی سال میں حکومت نے تعلیمی ترقی کے لئے چند اہم فیصلے کیئے ہیں جن کی تفصیل میں جانا چاہونگا۔

۱۔ تمام ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں طالبات کے ہائی سکول اور ضلعی ہیڈکوارٹرز میں طلبہ کے ہائی سکولوں کو اگلے مالی سال سے ماڈل سکولز کا درجہ دے دیا جائیگا۔ ان سکولوں میں اساتذہ کی تقرری کے لئے تعلیمی قابلیت ایم اے سے کم نہیں ہوگی۔

۲۔ صوبہ کے کچھ گرلز پرائمری سکولز اور مڈل سکولوں کو جونیئر ماڈل سکولز کا درجہ دے دیا جائیگا۔

۳۔ تمام پرائمری سکول جہاں اس وقت صرف ایک استاد کام کرتا ہے وہاں ایک اور استاد کا تقرر کیا جائیگا۔ آئندہ کوئی سنگل ٹیچر سکول نہیں کھولا جائیگا۔

۴۔ تمام ہائی سکولوں میں ایک سائینس ٹیچر کی بجائے دو سائینس ٹیچر لگائے جائیں گے تاکہ ایک حساب اور فزکس اور دوسرا بیالوجی پڑھائے۔

۵۔ سبی کے کالج میں انٹر کامرس کلاس شروع کی جائیگی۔

۶۔ یزدان خان ہائی سکول میں سائینس اور آرٹس کے مضامین میں انٹر میڈیٹ کی کلاسیں شروع کی جائیں گی۔

۷۔ خضدار مستونگ اور مسلم باغ میں طالبات کے ہائی سکولوں میں انٹر میڈیٹ کی کلاسیں شروع کی جائیں گی۔

۸۔ کوئٹہ کے تیس سکولوں میں گیس فراہم کی جائیگی۔

۹۔ محکمہ تعلیم آٹھ بسیں فراہم کی جارہی ہیں تاکہ یہ بسیں خواتین اساتذہ کو مختلف شہروں کے قریبی دیہاتوں کے گرلز سکولوں میں پہنچا سکیں۔

۱۰۔ کیڈٹ کالج مستونگ نے اس سال مارچ سے کام شروع کردیا ہے اور ساٹھ بچوں کو ساتویں (ہفتم) جماعت میں داخلہ دے دیا گیا ہے۔ جو تھوڑا بہت عمارت کا کام باقی ہے وہ انشاءاللہ اگلے مالی سال میں مکمل کردیا جائیگا۔

صحت

موجودہ حکومت نے بلوچستان میں صحت کے شعبہ میں جامع منصوبہ بندی کی ہے۔ اور ہمارا پروگرام ہے کہ اگلے تین سالوں میں بلوچستان کے دور دراز علاقہ کے لوگوں کو طبی سہولتیں فراہم کی جائیں۔ صحت کے شعبہ کے پروگرام میں نئی سہولتوں کی فراہمی، موجودہ اداروں کا درجہ بڑھانا، صحت سے متعلق تربیت یافتہ افراد

کی فراہمی اور پہلے سے موجود افراد کی استعداد کو بہتر بنانا اور دیہی بنیادی صحت کی سہولتوں پر زور دینا شامل ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کی صحت پر خصوصی توجہ دی جائے۔ اگلے سال سے ٹیکے لگانے کا ڈائریکٹریٹ مستقل کر دیا جائے گا۔ اور چھ بڑے متعدی امراض کی روک تھام کے لیے وسیع پیمانے پر ٹیکے لگائے جائیں گے۔ حکومت بلوچستان نے رواں مالی سال میں تائیس کروڑ روپے جاری بجٹ میں اور سوا چھ کروڑ روپے ترقیاتی بجٹ میں صحت کے شعبہ کے لیے مختص کئے ہیں جبکہ آئندہ مالی سال میں چونتیس کروڑ روپے جاری بجٹ میں اور ترقیاتی بجٹ میں چودہ کروڑ پچیس لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔

سال رواں اور اگلے مالی سال میں صحت کے شعبہ میں اہم نکات حسب ذیل ہے

(۱) اس سال ایک کروڑ روپے کی لاگت سے پندرہ ایمبولنس اور چودہ ایکسرے پلانٹ مختلف صحت کے اداروں کو فراہم کئے گئے۔

(۲) موجودہ مالی سال میں ستر سطح بنیادی صحت کے یونٹ زیر تعمیر ہیں جس میں سے چھبیس مکمل کر لئے گئے ہیں باقی اگلے سال مکمل ہونگے۔ ہمارا اندازہ ہے کہ اگلے مالی سال میں تقریباً پچھتر بنیادی صحت کے مراکز پر کام شروع کیا جائے گا۔

(۳) آئندہ مالی سال کے لئے ڈاکٹروں کی ایک سو بیس آسامیاں مخصوص کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ایک سو چودہ بے روزگار ڈاکٹروں کو وفاقی حکومت کے تعاون سے ملازمت میں رکھا جائے گا۔

(۴) بولان میڈیکل کالج (B-M-C) میں اگلے سال سے ڈینٹل سرجن کی کلاسیں شروع کی جائیگی حکومت کے اس فیصلے سے ڈینٹل سرجن کی فراہمی میں اضافہ ہوگا اور ڈینٹل سرجن دیہی علاقوں میں تعینات کئے جا سکیں گے۔

(۵) کوئٹہ سے باہر ڈویژنل اور ضلعی سطح پر سپشلسٹ ڈاکٹر نہیں ہیں اکثر ڈاکٹر صاحبان کوئٹہ میں تعیناتی کو ترجیح دیتے ہیں اس کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ سپشلسٹ کیڈر میں ترقی کے مواقع نہیں ہیں۔ اس لئے حکومت نے فیصلہ کیا کہ فزیشن اور سرجن جو کہ کوئٹہ سے باہر ہونگے بیس سکیل یا اس سے اوپر کے سکیل میں بھی ترقی پا سکیں گے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ انشاء اللہ اگلے سال سے ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کے ہسپتالوں میں کنسلٹنٹ سرجن اور کنسلٹنٹ فزیشن کی بیس سکیل میں سنیئر سرجن اور سنیئر فزیشن کی انیس سکیل میں اور سرجن اور فزیشن کی اٹھارہ سکیل میں آسامیاں دی جائیں گی۔ امید ہے کہ حکومت کے اس فیصلہ سے اب سپشلسٹ ڈاکٹر بھی باہر جانا پسند کرینگے اس پر عملدرآمد کرنے کے لیئے حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ پانچ سال تک کوئٹہ میں سپشلسٹ ڈاکٹروں کی نئی آسامیاں نہ دی جائے جب تک کہ کسی اسامی مہیا کرنا اشد ضروری نہ ہو۔

(۶) سپشلسٹ ڈاکٹر کے لیئے لیبارٹری کا اشد ضروری ہے کوئٹہ سے باہر ڈویژن اور ضلعی سطح کے ہسپتالوں میں لیبارٹریاں تقریباً نہ ہونے کے برابر ہیں حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام ڈویژن اور ضلعی سطح کے ہسپتالوں کی لیبارٹریوں (LABORATORIES) میں ضروری سامان مہیا کیا جائے۔ اور ساتھ ہی بلڈ بنک قائم کیئے جائیں۔

صوبائی حکومت نے تقریباً دو کروڑ روپے کی رقم لیبارٹری اور بلڈ بنک کا سامان خریدنے کے لیئے جاری کی ہے انشاء دو ماہ بعد اگست سے ضلعی ہسپتالوں میں لیبارٹری کی سہولت مہیا ہوگی۔

(۷) کوئٹہ میں امراض قلب کا وارڈ اور خصوصی نگہداشت کا شعبہ برائے امراض قلب حال ہی میں قائم کیا گیا اس مرکز کا قیام کوئٹہ ہسپتال میں امراض قلب کے مریضوں

کے لیے نہایت ہی اہم قدم ہے۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ڈویژنل ہیڈکوارٹر کے تمام ہسپتالوں میں اگلے مالی سال سے امراض قلب کے خصوصی آلات مہیا کیے جائیں انشاءاللہ اگست سے خضدار، تربت، ڈیرہ مراد جمالی، سبی اور لورالائی میں امراض قلب کے مریضوں کو بہتر سہولتیں مہیا ہو جائیں گی

(۸) ہمارے ضلعی ہیڈکوارٹر کے پندرہ ہسپتال ایسے تھے جنکا درجہ دیہی مرکز صحت یا عام ہسپتال کا تھا۔ یکم جولائی سے پندرہ ہسپتالوں کا درجہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کا کیا جا رہا ہے۔

(۹) گورنر بلوچستان جناب محمد موسیٰ صاحب کی ہدایت پر مکران میں شوگر کے مریضوں کی زیادتی کے بارے میں سروے کیا جا رہا ہے اور ذیابیطس کے علاج کے لیے خصوصی انتظامات کیے جائیں گے۔

بولان میڈیکل کالج (B.M.C)

بولان میڈیکل کالج کی عمارت کو کوئٹہ کے بائی لاز (BYE LAWS) کے مطابق تعمیر کرنے کے لیے تحقیق مکمل ہو گئی ہے۔ اور اگلے مالی سال کے آخر تک کالج کی عمارت مکمل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

پینے کے پانی کی اسکیمیں۔

سال رواں میں محکمہ آبپاشی سے سترہ کروڑ روپے کی لاگت سے ایک سو چھیس پینے کے پانی کی سکیموں پر کام شروع کیا اس سال کے آخر تک چون ۵۴ سکیمیں مکمل ہو جائیگی امید ہے کہ ان اسکیموں سے تقریباً ڈیڑھ لاکھ افراد کو پینے کا پانی مہیا ہوگا

بیاڈ پروگرام (BIAD)

بیاڈ پروگرام کے تحت پہلے مرحلے میں کوئٹہ لورالائی قلات، لفیر آباد اور گوادر کے اضلاع میں پندرہ واٹر سپلائی سکیمیں مکمل ہو چکی ہے اور مزید گیارہ سکیمیں سال رواں کے آخر تک مکمل کر لی جائیں گی۔ ان پر مجموعی طور پر ساڑھے پانچ کروڑ روپے لاگت آئی ہے اس کے ساتھ ہی موبائل ٹیموں کے ذریعے پرائمری ہیلتھ کیئر PRIMARY HEALTH CARE کی سرگرمیاں بھی جاری ہیں اس پروگرام کا دوسرا مرحلہ اگلے مالی سال سے شروع ہو جائے گا جس میں تربت لسبیلہ کچھی اور پشین کے اضلاع میں کام شروع کیا جائیگا۔

حکومت بلوچستان نے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا نیا محکمہ قائم کیا ہے اس محکمہ سے پینے کے پانی کی سکیموں کے انتظام میں نمایاں بہتری ہو گی۔

زراعت (AGRICULTURE)

زرعی اعتبار سے صوبہ بلوچستان خصوصی اہمیت کا حامل ہے زراعت کی ترقی کے لیے حکومت مستقل پانی کے بہتر استعمال کے لیے جدید طریقے اختیار کر رہی ہے عالمی بنک کے تعاون سے موجودہ مالی سال میں چھ ہزار نالیاں اور پچیس پانی کے تالاب پختہ کیے گئے مزید یہ کہ ساڑھے آٹھ سو ایکڑ اراضی کو بھی ہموار کیا گیا ہے زمینداروں کو ان اقدامات کی اہمیت سے آگاہ کرنے کے لیے چھتیس نمائشی پلاٹ لگائے گئے ہیں ان طریقوں کو اپنانے سے پانی کی کافی بچت ہو جاتی ہے مزید برآں فوارہ طرز آبپاشی کے علاوہ قطراتی طرز آبپاشی کو فروغ دینے کے لیے آٹھ نمائشی پلاٹ لگائے گئے اور اگلے سال سے اس طرز آبپاشی کو رائج کرنے کے لیے باقاعدہ منصوبہ شروع کیا جائے گا۔

محکمہ زراعت نے اس سال پندرہ ہزار من گندم کا بیج سولہ سو من چاول کا بیج پچپن ٹن آلو کا بیج اور تین ٹن سبزیوں کا بیج تقسیم کیا اس کے علاوہ محکمانہ پودگھروں سے اندازاً دو لاکھ پودے زمینداروں میں تقسیم کئے گئے۔ بیرونی ممالک سے باقلہ، سویابین اور ارنڈ کے بیج اور ناریل الائچی انناس کے پودے منگوا کر تجرباتی بنیادوں کاشت کئے جا رہے ہیں۔

نصیر آباد، لورالائی، کچھی اور لسبیلہ کے اضلاع میں زرعی توسیع اور تحقیق کے منصوبہ کے تحت پچاس ایکڑ کے رقبہ پر فارم بنائے گئے ہیں۔ اور دفاتر رہائش گاہوں کی تعمیر کا کام جاری ہے اس منصوبہ کی کل لاگت اٹھارہ کروڑ روپے ہے اور اسے عالمی بنک کے تعاون سے مکمل کیا جا رہا ہے۔

فروٹ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کے تحت پہاڑی پھلوں کی پیداوار میں اضافے اور کوالٹی QUALITY میں بہتری کے لئے اس سال مختلف پھلوں کے چار ہزار پودے رعایتی نرخوں پر تقسیم کئے گئے۔

کوئٹہ میں باسٹھ ایکڑ کے فارم پر مختلف قسم کی سبزیوں کے بیج پر تحقیقاتی کام جاری ہے آلو کا وائرس فری بیج حاصل کرنے کے لئے توبہ کاکڑی میں ایک سو ایکڑ رقبہ پر فارم قائم کیا جا رہا ہے۔

زرعی فارم (AGRICULTURAL FARMS)

محکمہ زراعت بلوچستان میں مختلف مقامات پر بائیس زرعی فارموں کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔ ان تمام فارموں کا رقبہ تقریباً سوا سات ہزار ایکڑ ہے ان فارموں پر اخراجات کا تخمینہ تقریباً ایک کروڑ ساٹھ لاکھ روپے اور آمدنی صرف چھبیس لاکھ روپے ہے حکومت

نے ان فارموں کے انتظام میں بہتری کا ایک دو سالہ پروگرام بنایا ہے تاکہ ان فارموں کی آمدنی بڑھائی اور ان پر اخراجات کا بوجھ کسی حد تک کم ہو جائے۔ محکمہ زراعت نے اس سلسلہ میں جو مشکلات تیاری کی ہیں وہ اگلے مالی سال میں بڑی حد تک دور کر دی جائیں گی اور ان فارموں پر دس ہزار فٹ نالیاں پختہ کی جائیں گی پانچ سو ایکڑ مزید رقبہ زیر کاشت لایا جائے گا اور ضروری مشینری اور آلات بھی خرید سے جائیں گے ان اقدامات سے اگلے سال ان فارموں کی آمدنی تقریباً پچھتر لاکھ روپے ہو جائے گی۔

بلڈوزروں سے زمین ہموار کرنا اور لٹھ بندی۔

بندات کی تعمیر اور زمین ہموار کرنے کے لیے زرعی انجینئرنگ کے محکمہ کے پاس دو سو اکسٹھ بلڈوزر ہیں اس سال ممبران صوبائی و قومی اسمبلی اور سینیٹروں کی سکیموں کے تحت تقریباً چھ کروڑ روپے بلڈوزروں کے کام کے لئے دیئے گئے۔ اسکے علاوہ ایک کروڑ روپے مختلف زمینداروں کے کام کے لئے جمع کرائے گئے۔ اندازہ ہے کہ اس سال جون کے آخر تک ان بلڈوزروں سے تقریباً دو لاکھ چالیس ہزار گھنٹے کام مکمل ہو گا۔ اس میں سے تقریباً ڈیڑھ لاکھ گھنٹے کا کام صرف ممبران صوبائی اسمبلی کے لئے ہو گا۔ بلوچستان میں بلڈوزروں کی موجودہ تعداد ضرورت سے بہت کم ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ دو سو نئے بلڈوزر خریدے جائیں اس مقصد کے لئے مرکزی حکومت سے درخواست کی گئی ہے انشاء اللہ اگلے سال ایک سو مزید بلڈوزر ملنے کی توقع ہے۔

آبپاشی کی سکیمیں۔

سال رواں میں آبپاشی کی کئی سکیموں پر کام شروع کیا گیا جن میں سے پانچ ڈیلے

ایکشن ڈیم (DELAY ACTION DAM) اس سال مکمل ہو جائیں گے۔ جبکہ چار ڈیموں پر کام جاری رہے گا ضلع قلات میں کانک ضلع پشین میں کار مانده، زاور کان چارگئ۔ اور ضلع کچھ ادر میں کلانچ ڈیلے ایکشن ڈیم قابل ذکر ہیں۔ کویت فنڈ کے تعاون سے چالیس کروڑ روپے کی لاگت سے انتالیس آبپاشی کی سکیموں پر کام کرنے کے منصوبہ پر عمل درآمد ہو رہا ہے یہ سکیمیں انشاءاللہ اگلے مالی سال میں مکمل ہو جائیں گی چند اہم سکیمیں وڈھ میں جوگے اورا کچھی میں لورالائی گنداوسنی اور لسبیلہ میں نرگ نجری ہیں حکومت برطانیہ کے تعاون سے لورالائی، ژوب، قلات، لسبیلہ، پشین اور کچھی کے چھ اضلاع میں آبپاشی کی چھوٹی سکیموں پر کام کا تقریباً آٹھ کروڑ روپے لاگت کا منصوبہ بنایا گیا ہے جس کے تحت اوماچ خوشاب ڈیلے ایکشن ڈیم اور مرغہ مہتر زئی میں آبپاشی کی سکیموں پر کام جاری ہیں عالمی بنک کے تعاون سے کوئٹہ، خضدار، لسبیلہ، لورالائی، ژوب اور پشین کے اضلاع میں آبپاشی کی اٹھائیس سکیموں پر تقریباً اڑتیس کروڑ روپے کی لاگت سے ایک اہم منصوبہ پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔

اس وقت اس منصوبے کے تحت ضلع خضدار، ژوب اور لورالائی میں تقریباً پونے چار کروڑ روپے کی لاگت سے پانچ سکیمیں زیر تعمیر ہیں ان میں ضلع خضدار کی تین سکیمیں کٹان رباط اور لک عبدالرحمن قابل ذکر ہیں۔ لورالائی میں پوہری اور لسبیلہ میں ایری پیرا اور واہی کی سکیموں پر اگلے سال کام شروع کر دیا جائے گا۔

اکرہ کور کے منصوبے پر جس کی لاگت تقریباً پندرہ کروڑ روپے ہے کام اگلے مالی سال سے شروع ہو جائے گا۔ پٹ فیڈر نہر کو چوڑا کرنے کے لیے منصوبہ کی منظوری ہو چکی ہے جس کے لئے ماہرین ڈیزائن تیار کر رہے ہیں اس منصوبہ کا خرچہ اندازاً سوا تین ارب روپے ہے اس منصوبہ پر ابتدائی کام اگلے سال شروع ہو جائے گا۔

زیرزمین پانی کے استعمال کے لئے ٹیوب ویل۔

اس سال ایم پی اے کی سکیموں کے تحت دو ٹیوب ویل لگانے کے لئے رقم مختص کی گئی ہے جن میں محکمہ آبپاشی تقریباً نو سے ٹیوب ویل مکمل کریگا اس کے علاوہ ہائیڈروجیالوجی ڈائریکٹوریٹ تیرہ ٹیوب ویل ضلع خاران کے بدورد میں چار ٹیوب ویل بارکھان میں دس ٹیوب ویل جھل مگسی میں اور تئیس ۲۳ ٹیوب ویل مختلف مقامات پر مکمل کرے گا۔ اگلے مالی سال میں ہائیڈروجیالوجی ڈائریکٹریٹ کو چھ کروڑ روپے ٹیوب ویل لگانے کے لئے دیئے جائیں گے۔ اگلے سال ایشیائی ترقیاتی بنک کے تعاون سے ٹیوب ویل لگانے کے ایک نئے منصوبہ پر کام شروع کیا جائے گا۔

اس منصوبہ کے تحت دس ٹیوب ویل قلعہ سیف اللہ بیس ٹیوب ویل جھل مگسی، شورران اور سنی کے علاقہ میں، پانچ ٹیوب ویل سیلنچی کے علاقہ میں اور پندرہ ٹیوب ویل بیلہ کے علاقہ میں لگانے کا پروگرام ہے۔

حیوانات کی نگہداشت اور ترقی۔

حکومت بلوچستان مال مویشیوں کی ترقی نگہداشت اور گوشت انڈے، دودھ اور ان کی پیداوار کو فروغ دینے کے لئے مختلف منصوبوں پر ایک خطیر رقم خرچ کر رہی ہے مختلف بیماریوں کے خلاف سالانہ نوے لاکھ مدافعتی ٹیکہ جات کی پیداوار کا ایک مرکز، جانوروں کے لئے پینسٹھ ٹن روزانہ متوازن خوراک تیار کرنے کا کارخانہ اور دودھ کو جراثیم سے پاک کر کے سربمہر ڈبوں میں بند کرنے کا کارخانہ اس سال مکمل کئے گئے ہیں۔ چراگاہوں کی ترقی کے لئے ضلع ژوب میں احمد زئی کے مقام

پر ستائیس لاکھ روپے کی لاگت سے ایک بند کی تعمیر کی گئی ہے اس قسم کی ایک اور سکیم ضلع لورالائی میں چیپہ نالہ پر زیر تعمیر ہے اگلے سال نوشکی، تربت اور قلات کے مقام پر جدید طرز کے ڈیری فارم کا کام شروع کر دیں گے۔ بلوچستان میں امور حیوانات کی اہمیت کے پیش نظر محکمہ امور حیوانات کی تنظیم نو کی جائے گی۔ تاکہ محکمہ کے ڈیری اور پولٹری فارم تجارتی بنیادوں پر چلائے جائیں مویشیوں میں بیماریوں کی موثر روک تھام ہو سکے اور مویشیوں میں امراض کی تحقیق اور تدارک کا کام تسلی بخش ہو۔ حکومت نے حال ہی میں دودھ کا کارخانہ اور جانوروں کی خوراک کے لئے جو کارخانے مکمل کئے ہیں انہیں تجارتی بنیادوں پر چلانے کی تجویز ہے جس کے لئے نجی شعبہ کی شمولیت پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔

لائیوسٹاک، ڈیری اور پولٹری فارموں کی بہتری۔

لائیوسٹاک کا محکمہ بلوچستان میں چھ ڈیری فارم پانچ لائیوسٹاک فارم اور چودہ پولٹری فارم چلا رہا ہے۔ ان تمام فارموں کا مقصد بلوچستان میں کم پیداواری صلاحیتوں کے حامل مویشیوں، بھیڑ، بکریوں اور مرغیوں کی نسل کو بہتر بنا کر گوشت، دودھ، انڈوں اور اون کی پیداوار میں اضافہ کرنا ہے۔ اس سال ان تمام فارموں پر اخراجات کا تخمینہ تقریباً تین کروڑ اٹھاون لاکھ روپے ہے۔ لیکن آمدنی صرف ایک کروڑ ہے حکومت بلوچستان نے محکمہ لائیوسٹاک کے تمام فارموں کا تفصیلی جائزہ لیا اور انکی بہتری کے لئے اگلے سال سے مختلف اقدامات تجویز کئے ہیں انشاءاللہ اگلے سال ان فارموں کی آمدنی ایک کروڑ سے بڑھ کر ایک کروڑ پچیس لاکھ ہو جائیگی۔ اس کے علاوہ پچاس لاکھ روپے کے غیر ضروری اخراجات میں کمی کی گئی ہے۔ ان فارموں کو چلانے کے لئے

ایک علیحدہ ڈائریکٹوریٹ قائم کیا جائے گا۔

ماہی گیری۔

بلوچستان کے ساحلی علاقہ میں مچھلی کی صنعت کو جتنی اہمیت حاصل ہے شاید ہی کسی اور سیکٹر میں ہو۔ اس صنعت کے فروغ کے لئے پسنی، گوادر اور ماڑہ وغیرہ میں پچھلے چند سالوں میں کئی سہولیات مہیا کی گئی ہیں لیکن یہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ اس وقت ان سہولیات سے پورا فائدہ نہیں ہو رہا ہے حکومت نے ساحلی علاقوں میں دفاتر اور گھر بنائے ہیں لیکن ان کی چھتوں سے آسمان نظر آتا ہے کیونکہ کئی سال تک دفاتر اور گھر لوگ عام استعمال میں نہیں رہی۔ ڈائریکٹر ماہی گیری کا دفتر جو پچھلے کئی سالوں سے کراچی میں کام کرتا رہا اب پسنی میں آگیا ہے حکومت کے اس فیصلے سے ماہی گیری کے شعبہ میں ترقی ہوگی حال ہی میں وزیر اعلیٰ صاحب نے مکمران کا دورہ کیا اور یہ مشاہدہ کیا کہ پسنی اور گوادر کے کیورنگ یارڈ تقریباً ناقابل استعمال ہیں اور برف کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں ہے۔ انشاء اللہ اگلے سال پسنی اور گوادر میں دفاتر رہائشی عمارتیں اور کیورنگ یارڈ قابل استعمال بنائے جائیں گے اگلے سال میں گوادر فش ہاربر کے منصوبہ کے لئے ساٹھ لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے پسنی فش ہاربر کے منصوبہ کا ڈیزائن مکمل کر لیا گیا ہے اور اب کام شروع کیا جائیگا۔

جنگلات

بلوچستان میں جنگلات کی ضروریات اور اہمیت کے پیش نظر حکومت نے ایک ماہ پہلے جنگلات کا علیحدہ محکمہ قائم کر دیا ہے ہمیں پوری امید ہے کہ اس فیصلہ سے یہ شعبہ

خاطر خواہ ترقی کریگا ۔ اور بلوچستان میں جنگلات کے رقبہ میں اضافہ ہوگا ۔ اسی طرح تحفظ اراضیات (SOIL CONSERVATION) کے نئے منصوبے بھی بنائیں جائیں گے ، تحفظ افزائش نسل جنگلی جانوروں کے لیئے بھی خصوصی اقدامات اور منصوبے تشکیل دیئے جائیں گے ۔

صنعت و حرفت ۔

بلوچستان معدنی دولت سے مالا مال ہے اس شعبہ میں سرمایہ کاری اور ترقی کے لیئے کافی گنجائش ہے حکومت نے لوگوں کو بنکاری کی بہتر سہولتیں اور صنعت کاروں تاجروں اور کاشتکاروں کو آسانی کے ساتھ قرضوں کے حصول کے لیئے تمام بنکوں کے صوبائی سربراہ مقرر کر دیئے ہیں انشاءاللہ اس فیصلے سے زرعی اور صنعتی میدان میں سرمایہ کاری میں اضافہ ہوگا ۔

چھوٹی صنعتوں کو فروغ دینے کے لیئے حکومت بلوچستان نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر ڈویژن میں انڈسٹریل اسٹیٹ (INDUSTRIAL ESTATE) قائم کئے جائیں پہلے مرحلے میں تربت ، پنجگور ، گوادر اور لسبیلہ میں سروے ہو رہا ہے کیونکہ بیرون ملک رہنے والے ہمارے پاکستانی بھائیوں نے بلوچستان میں خصوصاً مکران کے علاقہ میں سرمایہ کاری میں کافی دلچسپی ظاہر کی ہے اور ہماری حکومت اس سلسلہ میں ہر قسم کی سہولتیں مہیا کرنے کو تیار رہے حب انڈسٹریل اسٹیٹ میں بتیس صنعتی یونٹ کام کر رہے ہیں اور ایک سو پچاس یونٹ زیر تعمیر ہیں حب کے علاقہ میں انڈسٹریل اسٹیٹ کے باہر باسٹھ انڈسٹریل یونٹ اس وقت کام کر رہے ہیں ۔

سینڈک کاپر پراجیکٹ ۔

حکومت سینڈک کے منصوبے پر عمل درآمد کرنے کے لیئے پوری کوشش کر رہی ہے اس پراجیکٹ

کے مکمل ہونے پر تقریباً پانچ ہزار افراد کو مستقل روزگار کے مواقع ملیں گے یہ منصوبہ صوبے کی اقتصادی ترقی میں نہایت مثبت کردار ادا کرے گا۔ یہ منصوبہ اب قومی اقتصادی کونسل کی انتظامی کمیٹی میں پیش کیا جائے گا۔

دستکاری کے مراکز کی کارکردگی۔

سمال انڈسٹریل ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام تقریباً انچاس دستکاری کے مراکز کام کر رہے ہیں جن پر سالانہ تقریباً دو کروڑ روپے خرچ ہوتے ہیں ان اداروں سے جو مال مثلاً قالین اور دستکاری کا سامان تیار ہوتا ہے اس کی مالیت پچیس لاکھ روپے سے زیادہ نہیں ہے ان مراکز میں ہر سال تقریباً دو ہزار بچوں اور بچیوں کو تربیت دی جاتی ہے حکومت نے اس سال فیصلہ کیا ہے کہ تربیت یافتگان کا وظیفہ سو روپے سے بڑھا کر دو سو روپے کر دیا جائے حکومت ان اداروں کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے کئی اقدامات کرے گی۔

معدنیات

معدنیات کو بلوچستان کی اقتصادی ترقی میں خصوصی حیثیت حاصل ہے۔ لیکن ان کی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ معدنی فیلڈ میں سڑکوں کا نہ ہونا ہے حکومت بلوچستان نے سال رواں میں ڈگی کول فیلڈ میں سڑک تعمیر کی ہے اس کے علاوہ شاہرگ رزالاوان روڈ ہرگنڈ سنجدی رپیر اسماعیل۔ زیارت سڑک کی تعمیر کی گئی اگلے مالی سال میں شاہرگ کول فیلڈ کو پیر اسماعیل زیارت سڑک سے ملانے کا بھی منصوبہ ہے

محنت، افرادی قوت

بلوچستان میں صنعتی ترقی اور معیاری تعمیراتی کام میں رکاوٹ کی سب سے بڑی وجہ ہنرمند افراد کی شدید کمی ہے پچھلے چند سالوں میں کوئٹہ، خضدار اور لورالائی میں ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹرز قائم کئے گئے ہیں۔ ان میں تقریباً پانچ سو افراد کی تربیت کی گنجائش ہے اگلے مالی سال میں حب تربت اور سبی میں ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹرز کام شروع کر دیں گے خواتین کو مختلف ہنر سکھانے کے لئے کوئٹہ میں ایک تربیتی ادارہ مکمل ہونے کو ہے جو کہ اگلے سال سے کام شروع کر دیگا۔

بلوچستان میں کان کنی کی صنعت سے وابستہ تقریباً بیس ہزار کان کنوں کو سماجی تحفظ مہیا کرنے کے لئے پراونشل ایمپلائز سوشل سیکورٹی آرڈیننس (PROVINCIAL EMPLOYEES SOCIAL SECURITY ORDINANCE 1965) کا یکم جولائی ۱۹۸۶ء سے اطلاق کیا جارہا ہے اس اسکیم کے تحت ان صنعتی اور کاروباری اداروں کے مزدوروں کو جن میں دس یا اس سے زیادہ کارکن کام کرتے ہیں علاج معالجہ کی سہولت، معذوری کی صورت میں امداد موت کی صورت میں پسماندگان کو امداد، دوران کار زخمی ہونے کی صورت میں مالی امداد اور کئی دوسرے فوائد ملیں گے حکومت بلوچستان کا مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے یہ فیصلہ نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے

شاہرات (تعمیر اور دیکھ بھال)

محکمہ تعمیرات، مواصلات اس وقت بلوچستان میں دو ہزار پانچ سو میل پختہ اور ساڑھے چھ ہزار میل سنگل سڑکوں کی دیکھ بھال کر رہا ہے ان سڑکوں کی دیکھ بھال کے لئے محکمہ کے پاس پانچ ہزار سے زائد گینگ مین اور ایک سو بیالیس گریڈرز ہیں اس سال پچاس ٹریکٹر بھی خریدے جا رہے ہیں۔ یہ ہماری کوشش ہے کہ بلوچستان کی سڑکوں کی حالت اچھی رہے محکمہ افسران سے ہمیں توقع ہے کہ وہ دلجوئی سے کام کریں گے۔ محکمہ کے

افسران کے علاوہ مقامی انتظامیہ ڈپٹی کمشنر، کمشنر اور مختلف سیکرٹری صاحبان اور وزراء صاحبان کا بھی فرض ہے کہ وہ دوروں کے وقت گینگ کا عملہ نہ ہونے کی محکمہ مواصلات کو نشاندہی کریں۔ اس طریقے سے گینگ کا عملہ مستعد رہے گا۔

اس سال سنجاوی، دکی، ہوسٹری روڈ اور لورالائی۔ ڈی جی خان پیر ڈب پل زیارت سنجاوی روڈ، لورالائی/میختر روڈ۔ پشین برشور روڈ۔ صحبت پور خیر دین روڈ۔ نوتال گنداوہ روڈ۔ لیاری لاکھڑا روڈ۔ خاران۔ احمدوال روڈ۔ جب در بجا روڈ اور کنگری اور برڈکن کے مقامات پر دو پلوں کی تعمیر کا کام ہو رہا ہے۔ ان میں سے کئی سڑکیں اسی سال مکمل ہو جائیں گی۔

نیشنل ہائی ویز (NATIONAL HIGHWAY) کے لیے مرکزی حکومت نے اس سال ستترہ کروڑ تیئس لاکھ روپے کی رقم فراہم کی ہے اگلے مالی سال میں قومی شاہراہوں کے لیے پچیس کروڑ بیس لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ جاجی تانی اور کندلانی کے پل تقریباً ڈیڑھ سال میں مکمل ہو جائیں گے۔ اگلے سال کوئٹہ ژوب سڑک کے لیے چھ کروڑ روپے کوئٹہ تفتان سڑک کے لیے پانچ کروڑ روپے بیلہ خضدار کے لیے بھی پانچ کروڑ روپے اور سبی کوئٹہ سڑک کے لیے سات کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔

تعمیرات عمارات

جناب وزیر اعظم محمد خان جونیجو صاحب نے ۲۸ اپریل کو ہماری صوبائی اسمبلی کی عمارت کا افتتاح کیا کچھ عرصہ پہلے جناب وزیر اعظم صاحب نے بلوچستان ہائی کورٹ کی عمارت کا سنگ بنیاد بھی رکھا تھا۔ لورالائی اور ڈیرہ مراد جمالی کو ڈویژن بنانے کے بعد وہاں ڈویژنل ہیڈکوارٹرز کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ خضدار میں جیل بنانے کا کام اگلے سال دوبارہ شروع کر دیا جائے گا۔ کوئٹہ میں سپیکر اور وزراء صاحبان کے لیے بنگلے اس سال دسمبر تک مکمل

ہو جائیں گے۔

شہری منصوبہ بندی اور ترقی۔

بلوچستان میں شہری منصوبہ بندی اور ترقی کے لئے کئی شہروں کی پلاننگ کی گئی ہے جب، گدانی اور تربت کی ٹاؤن پلاننگ کا کام جاری ہے کوئٹہ شہر کی خوبصورتی اور ترقی کے لئے اہم منصوبوں پر عملدرآمد ہو رہا ہے پانی کی فراہمی کے لیے انیس کروڑ روپے کی لاگت سے واسا (WASA) ایک منصوبہ پر کام کر رہا ہے جو اگلے سال مکمل ہو جائے گا کوئٹہ شہر کے لئے سیوریج کی سکیم پر تقریباً اٹھائیس کروڑ روپے کی لاگت آئے گی شہر میں سڑکوں کو بہتر بنانے کا ایک جامع پروگرام بنایا گیا ہے اس سال جائینٹ روڈ، وہائٹ روڈ، السکمپ روڈ اور پرنس روڈ پر کام کیا گیا ہے اور اگلے سال مزید کچھ سڑکوں پر کام کیا جائے گا۔ لیاقت نیشنل پارک کو خوبصورت بنایا جا رہا ہے کوئٹہ کے لئے ایک نیا بس اڈہ بنانے کے علاوہ سریاب بائی پاس۔ کوئٹہ بائی پاس اور ویسٹرن بائی پاس بنائے جا رہے ہیں ٹریفک کے بہتر انتظام کے لئے ٹریفک پولیس کی نفری میں اضافہ کیا جائے گا۔

ان اقدامات کے علاوہ شہر کی بہتر منصوبہ بندی کے لئے بینپاک کے ذریعے ماسٹر پلان پر بھی کام جاری ہے کوئٹہ شہر کے انتظام منصوبہ بندی اور تعمیراتی کام سے متعلق تمام اداروں میں تعاون (COORDINTION) کے لئے ان اداروں کے سربراہوں اور متعلقہ وزراء پر مشتمل ایک بورڈ بخیاب وزیر اعلیٰ کی سربراہی میں تشکیل دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس سے امید ہے کہ شہر کے مسائل حل ہونے میں کافی مدد ملے گی۔

دیہی ترقیاتی پروگرام۔

صوبائی حکومت کو مقامی کونسلوں سے کافی امیدیں وابستہ ہیں کیونکہ علاقائی مسائل کو مقامی سطح پر بہتر انداز میں حل کیا جا سکتا ہے۔ اگلے مالی سال کے لئے صوبائی حکومت نے دیہی کونسلوں کے لئے پانچ کروڑ روپے اور شہری کونسلوں کے لئے ایک کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے۔ اس کے علاوہ مقامی کونسلوں کے نمائندوں اور لوکل گورنمنٹ کے عملہ کو تربیت دینے کے لئے دیہی ترقیاتی اکیڈیمی (RURAL DEV: ACADEMY) کا منصوبہ تین سال میں مکمل کیا جائیگا۔ ایک خصوصی پروگرام کے تحت وفاقی جمہوریہ جرمنی کے تعاون سے شاہرگ، پنجپائی، مشکاف، جلال خان، دشت اور نیچارہ کے علاقوں میں پینے کے پانی، نالیوں کی تعمیر اور آبپاشی، زراعت، تعلیم، صحت کی کئی چھوٹی چھوٹی سکیموں پر کام ہو رہا ہے۔

وزیراعظم کے پانچ نکاتی پروگرام کے تحت کچی آبادیوں پر کام شروع کر دیا گیا ہے بلوچستان میں تقریباً چھیاسٹھ کچی آبادیوں کے لئے تقریباً دس کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

سات مرلہ سکیم کے تحت ہر ضلعی ہیڈکوارٹر کی میونسپل حدود سے پانچ میل دور پانچ ہزار رہائشی پلاٹ تیار کئے جائیں گے۔ جبکہ کوئٹہ میں ان پلاٹوں کی تعداد پندرہ ہزار ہوگی۔ اس پروگرام پر کوئٹہ اور سبی میں کام جاری ہے اور اگلے سال سے خضدار، ڈیرہ مراد جمالی، لورالائی، تربت، اور لسبیلہ میں کام کیا جائے گا۔ اگلے سال ان کاموں کے لئے تقریباً سات کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے

زکوٰۃ و عشر

نظام زکوٰۃ کے تحت اس سال پندرہ کروڑ ستاون لاکھ روپے کی رقم صوبائی زکوٰۃ کونسل کے فیصلوں کے مطابق خرچ کی گئی۔ اس رقم میں سے چھ کروڑ تراسی لاکھ روپے مستحقین کی بحالی اور گذارہ الاؤنس پر تین کروڑ تیئس لاکھ روپے طلباء کے لیے وظائف پر ایک کروڑ سات لاکھ روپے دینی مدارس میں زیر تعلیم طلباء کے وظائف پر بائیس لاکھ ترسٹھ ہزار روپے مستحق مریضوں کے علاج پر اور تینتالیس لاکھ تیئس ہزار روپے مختلف اداروں کے ذریعے مستحقین کی تربیت اور بحالی پر خرچ کیے گئے۔ اگلے سال مرکزی زکوٰۃ فنڈ سے صوبہ بلوچستان کو سات کروڑ اسی لاکھ روپے منتقل ہونے کی توقع ہے نظام و عشر کے تحت تشخیص اور وصولی کے نظام کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں نیشنل زکوٰۃ فاؤنڈیشن کے مالی تعاون سے بلوچستان میں مزید تربیتی ادارے قائم کیے جائیں گے جن میں تین سو پچاس مستحق مرد، خواتین کو مختلف فنی شعبوں میں تربیت دلا کر بحال کیا جائے گا۔ میں یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہوں گا کہ اس وقت بلوچستان میں چھبیس تربیتی ادارے قائم ہیں اور ان اداروں میں تقریباً دو ہزار مرد، خواتین تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

انسداد گداگری

بلوچستان پہلا صوبہ ہے جس نے معاشرے کو گداگری کی لعنت سے پاک کرنے کے لیے نیشنل زکوٰۃ فاؤنڈیشن کے تعاون سے کوئٹہ میں گداگروں کے لیے دو فلاحی گھر قائم کیے ہیں۔ ان میں ایک مرد اور دوسرا خواتین کے لیے ہے ان فلاحی گھروں میں اب تک ایک سو بارہ مرد چھیاسی عورتیں اور گیارہ بچے داخل کیے جا چکے ہیں

ان کو تمام سہولتوں کے علاوہ تعلیم بالغان اور ہنر مندی میں بھی تعلیم و تربیت دی جاتی ہے۔ ان افراد کو فعال ہوتے پر اپنا کاروبار چلانے کے لئے مناسب رقم کی امداد بھی دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنے سیکھے ہوئے ہنر سے کام لیکر باعزت زندگی گذار سکیں۔

سماجی بہبود اور خصوصی تعلیم۔

صوبہ بلوچستان میں سماجی بہبود کی ایک سو ستر رضاکارانہ ایجنسیوں کو سماجی بہبود کے پروگراموں پر عملدرآمد کے لئے سال رواں میں بیس لاکھ روپے کی گرانٹ دی گئی۔ سال رواں میں لہڑی، حب، اور ماڑہ اور ڈیرہ مراد جمالی کے مقامات پر دیہی اجتماعی مراکز قائم کئے گئے ہیں کوئٹہ، سبی، لینی، لورالائی اور نچگور کے مقام پر بحالی مستحقین کے مراکز کے لئے عملہ متعین کیا گیا۔

خواتین کے لئے ترقیاتی پروگرام کے تحت تعلیم بالغان کے سولہ مراکز قائم کئے گئے اور کوئٹہ میں نگہداشت اطفال کے دو مراکز قائم کئے گئے گزشتہ ۸۸-۱۹۸۷ء کے دوران کمپلیکس (COMPLEX) برائے خصوصی تعلیم کی توسیع اور سماجی بہبود کی رضاکار تنظیموں کو پچاس لاکھ روپے بطور گرانٹ مہیا کئے جائیں گے اس کے علاوہ مرکز نگہداشت اطفال اور کمپلیکس برائے خصوصی تعلیم کو بہتر بنایا جائے گا۔ زیارت دکی اور جھٹ پٹ میں نئے اجتماعی مراکز کھولے جائیں گے۔

سپورٹس (SPORTS) (کھیل) ٹورزم

اگلے سال کوئٹہ کے سٹیڈیم میں مصنوعی ٹرف بچھایا جائیگا۔ اس کے علاوہ مرکزی حکومت نے کوئٹہ میں نیشنل سپورٹس ٹریننگ اور کوچنگ سنیٹر کے لئے تیس لاکھ روپے کی رقم مختص کی ہے اگلے سال قلات، سبی اور تربت میں سٹیڈیم (STADIUM) کی

تعمیر شروع کی جائے گی اس کے علاوہ خضدار، حب، پسنی اور لورالائی میں ٹورسٹ ریسٹ ہاؤس (TOURISTS REST HOUSE) تعمیر کئے جائیں گے۔

پبلک لائبریریاں۔

کوئٹہ کے علاوہ بلوچستان کے دوسرے ضلعی ہیڈکوارٹروں میں اگلے سال لائبریریاں قائم کر دی جائیں گی۔ جہاں کہیں عمارت نہ ہو تو فوری طور پر کسی مناسب جگہ پر پہلے سے موجود عمارت میں ان سہولتوں کا آغاز کر دیا جائے گا اس مقصد کے لئے فوری طور پر بیس لاکھ روپے کی رقم کتابیں خریدنے کے لئے مختص کر دی گئی ہے۔

پولیس اور لیویز۔

بلوچستان کا انتظامی ڈھانچہ ملک کے دوسرے حصوں سے کافی حد تک مختلف ہے۔ صوبہ کے پچانوے فیصد سے زائد علاقہ پر خصوصی قوانین کا اطلاق ہوتا ہے اس لئے یہاں امن و امان قائم رکھنے کے لئے پولیس کے علاوہ لیویز کا ادارہ قائم ہے۔

حکومت بلوچستان نے پولیس اور لیویز کی کارکردگی بڑھانے کے لئے کئی اقدامات کئے ہیں۔ پولیس اور لیویز کو گاڑیاں اور جدید آلات مہیا کئے گئے ہیں۔

تاکہ کارکردگی بہتر ہو جائے لیویز کو اس سال ریگولر (مستقل) کر دیا گیا حکومت کے اس اقدام سے اس ادارے کی کارکردگی میں نمایاں اضافہ متوقع ہے اس کے علاوہ لیویز کے سپاہیوں کی تربیت کے لئے بھی خصوصی انتظامات کئے جا رہے ہیں اس کے ساتھ لیویز کو موثر بنانے کے لئے ضلعی سطح پر سپرنٹنڈنٹ لیویز مقرر کئے جانے کی تجویز ہے لیویز کے ملازمین کی فلاح و بہبود کے لئے وزیر اعلیٰ جناب جام غلام قادر خان صاحب نے پولیس کی طرز پر لیویز فاؤنڈیشن (LEVIES FOUNDATION) بنانے کا حکم دیا ہے۔

نئے اضلاع کا قیام :-

اس سال لورالائی اور ڈیرہ مراد جمالی میں دو نئے ڈویژن بنائے گئے ۔ اگلے سال قلعہ سیف اللہ اور جھٹ پٹ کے دو نئے اضلاع بنائیں جائیں گے تاکہ لوگوں کو انتظامی سہولت میسر آسکے ۔

جیلوں کو اصلاح خانوں میں بدلنا ۔

حکومت بلوچستان نے جیلوں میں قیدیوں کی اصلاح کے لئے آئندہ مالی سال سے بلوچستان کی ہر جیل میں ایک معلم القرآن کی تقرری کا فیصلہ کیا ہے ۔ اس کے علاوہ قیدیوں کے لئے ٹی وی سیٹ ۔ اچھی کتابیں اور جرائد و رسائل بھی فراہم کئے جائیں گے ۔

فی الحال سینٹرل جیل مچھ میں قیدیوں کو مختلف ہنر سکھائے جاتے ہیں ۔ اور ان کاموں سے مچھ جیل کو دری ، قالین بافی ، کپڑا اور فرنیچر سے آمدنی ہوتی ہے ۔ ہماری تجویز ہے کہ آئندہ مالی سال سے اس رقم کا بیشتر حصہ ان قیدیوں کو دیا جائے ۔ جنکی محنت سے یہ مصنوعات تیار ہوتی ہیں ۔ جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے ہدایت دی ہے کہ کوئٹہ اور مچھ جیل میں ایکسرے کی مشین اور جراحی (SURGICAL) کے آلات فراہم کر دیئے جائیں ۔ اور ادویات (MEDICINES) کی رقم میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے ۔ ڈسٹرکٹ جیل کوئٹہ میں منشیات اور نشے کے عادی قیدیوں کو اس عادت کو ترک کرانے کے لئے خصوصی اقدامات کئے جا رہے ہیں ۔ خواتین قیدیوں کی دیکھ بھال کے لئے اس سال خواتین وارڈرز کا تقرر کیا گیا ہے ۔ اگلے سال سے کوئٹہ جیل میں خواتین کے لئے انڈسٹریل ہوم بنایا جائے گا ۔

قیدیوں کو اچھا کھانا فراہم نہیں ہوتا کیونکہ فی کس کھانے کا سکیل مناسب نہیں ۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اگلے سال خوراک کی رقم اور سکیل کو دگنا کر دیا جائے ۔ تاکہ قیدیوں کو بہتر خوراک مل سکے ۔

مکران کی ترقی کے لئے خصوصی منصوبہ

مکران کی معاشی اور معاشرتی ترقی کے لئے یو ایس ایڈ کے تعاون سے پچیس کروڑ روپے کی لاگت سے ایک خصوصی منصوبہ کے تحت مکران میں زرعی ترقی اور سڑکوں کو بہتر بنانے کا کام کیا جائیگا اس منصوبے کے تحت اب تک بائیس پرائمری سکولوں پانچ کاریزوں اور ایک سائفن پر کام مکمل ہوچکا ہے، پینے کے پانی کی دو سکیموں، بارہ کاریزوں اور چار ڈیلے ایکشن ڈیموں پر کام جاری ہے۔ بیلہ آواران روڈ پر کام انشاءاللہ اگست میں شروع کر دیا جائیگا اس منصوبہ کے تحت مکران سے پچیس طالب علم ٹیکنیکل ٹریننگ کے لئے بیرون ملک بھیجے گئے ہیں اگلے سال اس پروگرام کے تحت پورے صوبے سے ایک سو طالب علم بیرون ملک بھیجے جائیں گے۔

خواتین کونسلروں کے منصوبوں کیلئے خصوصی فنڈ۔

وزیر اعلیٰ جناب جام میر غلام قادر خان صاحب نے پچھلے بجٹ سیشن میں اختتامی تقریر کے موقع پر خواتین کے منصوبوں کے لئے ہر ضلع کے لئے پانچ لاکھ روپے کی گرانٹ دینے کا اعلان فرمایا تھا کوئٹہ کے ضلع میں بروری اور کلی کوتوال کے مقام پر خواتین کی فلاح وبہبود کے سنٹر قائم کیئے جائیں گے۔ لورالائی، ژوب، سبی، پنجگور، مشکاف، حاجی شہر، میوند اور ریاتی حب اور بیلہ میں کشیدہ کاری کے سنٹر اورنال، وڈھ اور خاران میں دستکاری کے سنٹر بنائے جائیں گے تربت، دالبندین اور تربت میں پردہ کلب بنائے جائیں گے۔ ڈیرہ بگٹی اور مستونگ میں انڈسٹریل ہوم کے منصوبوں پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

ٹرانسپورٹ ۔

بلوچستان میں روڈ ٹرانسپورٹ کا نظام نجی شعبہ کے پاس ہے ۔ حکومت کے علم میں یہ بات لائی گئی ہے کہ کوئٹہ شہر اور بعض دوسرے دور دراز علاقوں میں روڈ ٹرانسپورٹ کے سلسلہ میں عوام کو کافی مشکلات درپیش ہیں ہماری حکومت نجی شعبہ کے نظام کا تفصیلی جائزہ لے رہی ہے حکومت کا ارادہ نہیں ہے کہ غیر ضروری طور پر گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس شروع کی جائے ۔ ہماری کوشش ہے کہ عوام کی مشکلات دور ہو جائیں ۔ لیکن اگر نجی شعبہ عوام کی مشکلات دور کرنے میں ناکام رہا تو ہمارے لئے ضروری ہو جائیگا کہ کوئٹہ اور بعض دوسرے علاقوں میں گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس شروع کی جائے ۔

مرکزی حکومت کے ترقیاتی منصوبے ۔

اب میں آپ کی خدمت میں چند ایسے منصوبوں کا ذکر کرتا چاہونگا جن کا تعلق صوبائی بجٹ سے تو نہیں ہے ۔ لیکن بلوچستان کے ترقیاتی عمل میں ان منصوبوں کی کافی اہمیت ہے ۔ ان منصوبوں پر عملدرآمد کی ذمہ داری مرکزی حکومت پر ہے ۔ میں سب سے پہلے بجلی کی بات کروں گا ۔ بلوچستان میں جہاں کہیں بھی بجلی پہنچی تھوڑے سے ہی عرصے میں معاشی ترقی کے آثار دکھائی دینے لگے ۔ سال رواں میں تین سو اکتالیس دیہاتوں کو دس کروڑ روپے کی رقم سے بجلی پہنچانے کا پروگرام بنایا گیا اگلے سال تقریباً سوا چار سو دیہاتوں کو بجلی پہنچانے کا انتظام کیا جائے گا کینیڈا کی حکومت کے تعاون سے اگلے سال زہری اور سوراب کے علاقہ میں ایک سو بیالیس اور تربت کے ضلع میں ایک سو اٹھاون ٹیوب ویلوں کو بجلی دی جائے گی اگلے سال دادو خضدار ٹرانسمیشن لائن کے لئے ستائیس کروڑ روپے کی رقم خرچ کی جائے گی ۔

اس منصوبے کے مکمل ہونے سے کرخ ، خضدار ، سوراب ، نال ، وڈھ اور کئی قریبی

علاقوں میں بجلی کی سپلائی میں وسعت ہوگی ۔

پسنی، تربت، گوادر، جیونی، خوشاب، تمپ اور مند کے علاقوں میں بجلی پہنچانے کے لئے پسنی میں دو میگاواٹ کے پانچ یونٹ لگائے جائیں گے ۔ اس منصوبہ پر تقریباً سوا ارب روپے کی لاگت آئے گی ۔ اس منصوبہ کو مکمل ہونے میں چونکہ کچھ وقت لگے گا اس لئے فی الحال پنجگور اور تربت میں ساڑھے تین کروڑ روپے کی لاگت سے پانچ سو کلو واٹ کے چھ جنریٹر لگائے جا رہے ہیں ۔ یہ منصوبہ اسی ماہ کے آخر تک مکمل ہو جائے گا ۔ اور تربت اور پنجگور میں بجلی کے انتظام میں نمایاں بہتری ہوگی ۔ گوادر میں بھی بجلی کی سپلائی میں تعطل رہتا تھا ۔ وزیر اعلیٰ جناب جام میر غلام قادر خان صاحب کی ہدایت پر فوری طور پر صوبائی حکومت نے اپنے وسائل سے تین سو کلو واٹ کے دو سیٹ لگا دیئے ۔ خضدار نال وڈھ، مرو اسپلنجی، سوراب نر سیری، لورالائی دکی اور بھاگ بیل پٹ میں تنصیبیں کے، وی کی لائنوں پر کام جاری ہے ۔ اگلے سال اوستہ محمد جھل مگسی، رکھنی، کنگری اور بارکھان کوہلو اور لاکھڑا کے لئے لائنیں بچھائی جائیں گی ۔

اس سال سبی دالبندین پسنی پنجگور اور خضدار میں ہوائی اڈوں کی تعمیر مکمل کر لی گئی ہے ۔ کوئٹہ ایئر پورٹ پر رات کے وقت جہاز اتارنے کی سہولتیں مہیا کی جا رہی ہیں اگلے سال خضدار میں بوئنگ جہاز اتارنے کی سہولتوں کی منصوبہ بندی مکمل کر لی جائے گی ۔ وزیر اعلیٰ جناب جام میر غلام قادر خان صاحب نے وزیر اعظم جناب محمد خان جونیجو صاحب سے درخواست کی ہے کہ وہ شہری ہوا بازی (CIVIL AVIATION AUTHORITY) کے ادارے کو حکم دیں کہ اورماڑہ ایئرپورٹ کا کام جو کافی عرصہ سے بند ہے فوری طور پر شروع کیا جائے ۔ ہمیں امید ہے کہ وزیر اعظم صاحب اگلے مالی سال میں اس کام کو شروع کرنے کا حکم دیں گے ۔

اگلے مالی سال کے دوران بلوچستان کے پندرہ شہروں کو تقریباً پانچ کروڑ روپے کے خرچ سے ٹیلیفون کے ڈائرکٹ ڈائلنگ کے نظام سے ملانے کا پروگرام ہے۔ اس کے علاوہ تقریباً بتیس کروڑ روپے کی لاگت سے ایک متبادل مائکرو ویولنگ کے منصوبہ پہ کام ہو رہا ہے۔ اس منصوبہ کے مکمل ہونے کے بعد نہ صرف ٹیلیفون بلکہ ٹیلی ویژن کی سہولتوں میں بھی اضافہ ہوگا۔

مرکزی حکومت نے اپنے بجٹ میں بلوچستان کو موبائل ڈسپنسریاں فراہم کرنے کے لئے پچاس لاکھ روپے کی رقم رکھی ہے۔ ان ڈسپنسریوں کے ملنے کے بعد بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں طبی سہولتیں مہیا ہو جائیں گی۔ حیدرین ڈرینج پیمود جیکیبٹ کے دوسرے مرحلہ کے لئے ایک کروڑ ستر لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔

ویمن ڈویژن نے خواتین کے منصوبوں کے لئے اگلے مالی سال کے لئے ایک کروڑ ستر لاکھ روپے کی رقم مختص کی ہے۔ اس رقم سے خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے کئی منصوبوں پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

میں نے اپنی طرف سے ایماندارانہ کوشش کی کہ آپ کے سامنے حکومت بلوچستان اور اس کے تمام اداروں کی کارکردگی صحیح طور پر پیش کروں۔ ہمیں جن اداروں میں کامیابی نہیں ہو رہی انہیں بھی ہم نے چھپانا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ ہم اور آپ ایک ہی ہم اس صوبہ کے چنے ہوئے نمائندے ہیں جب تک ہم میں یہ اہلیت نہیں ہو گی کہ معلوم کر سکیں کہ ہمیں کامیابی کہاں نہیں ہو رہی اور کیوں نہیں ہو رہی تو ہم آگے چل کر کامیابی کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔ حقیقت میں تو اگلے سال کے بجٹ میں پچھلے سال کے تجربات کی عکاسی ہونی چاہیئے اور ہم نے مخلصانہ طور پر کوشش کی ہے کہ بجٹ کے اعداد و شمار کو صحیح طور پر پیش کریں۔

گو کہ ہمارے وسائل محدود ہیں لیکن اس کے باوجود ہماری یہ کوشش ہے کہ بلوچستان کے عوام کی ترقی اور خوشحالی کے لئے بھرپور انداز میں کام کیا جائے۔ آپ موجودہ مالی سال کے اخراجات

اور آمدنی کا اگلے سال کی آمد اور اخراجات سے مقابلہ کریں تو یہ بات نمایاں طور پر نظر آئے گی کہ اخراجات میں تو کہیں اضافہ ہوا ہے لیکن آمد کا اضافہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ہم نے بلوچستان کی حکومت کی آمد کو بڑھانے کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اس مسئلہ پر کابینہ میں بھی اچھی خاصی بحث رہی لیکن ہم نے فیصلہ کیا کہ کوئی نیا ٹیکس نہ لگایا جائے۔ لیکن ساتھ ہی ہم نے فیصلہ کیا کہ پچھلے تمام واجبات کی وصولی کے لئے بھرپور کوشش کی جائے۔ ٹیکسوں کے واجبات کی وصولی اور ٹیکسوں کی وصولی میں کمی کے معاملات کو کابینہ کے ہر اجلاس میں زیر بحث لایا جائے تاکہ ہماری آمدنی بڑھ سکے۔

ہم نے ٹیکسوں کی وصولی کے طریقہ کار کو بہتر بنانے کے علاوہ یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ اگلے سال غیر ضروری اخراجات کم کئے جائیں۔ اگلے سال گاڑیوں کی خریداری، پٹرول، دفتروں کے لئے فرنیچر، قالین، صوفہ سیٹ اور ٹیلیفون، گیس اور بجلی کے استعمال کے خرچ کو کنٹرول کیا جائے گا۔ ہمارا اندازہ ہے کہ ان مدات میں اخراجات کو کنٹرول کرنے سے تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپے کی بچت ہوگی، پچاس لاکھ روپے کی بچت ہم نے پہلے ہی ڈیری فارموں کے اخراجات میں کی ہے اس طرح کل بچت دو کروڑ روپے کی ہوگی۔

خدا کرے کہ اگلے سال کا بجٹ عوام کے لئے نیک فال ثابت ہو ہم نے سرکاری اداروں کی کارکردگی بہتر بنانے اور انہیں فعال بنانے کے لئے جن اقدامات کا اعلان کیا ہے ان کے بہتر نتائج اسی صورت میں نکلیں گے کہ عوام اور عوام کے نمائندے اس سلسلے میں حکومت سے بھرپور تعاون کریں۔

جمہوریت میں عوام کے نمائندوں پر بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس صوبہ کی خدمت کا موقع دیا ہے انشاء اللہ عوام کے تعاون سے یہ صوبہ بہت جلد ترقی کی دوڑ میں آگے بڑھے گا۔ آمین ثم آمین پاکستان پائندہ باد

مسٹر اسپیکر۔

میزانیہ بابت سال ۱۹۸۷ء۔۸۸ اور ضمنی میزانیہ برائے سال ۱۹۸۶۔۸۷ پیش ہوا۔

جو معزز اراکین مقررہ دنوں میں موجودہ مالی سال اور ضمنی میزانیہ پر بحث میں حصہ لینے کی خواہشمند ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ کل تک اپنے ناموں سے سیکرٹری اسمبلی کو آگاہ کر دیں تاکہ تقاریر کے لئے وقت کا تعین کیا جا سکے۔ شکریہ۔

مسٹر اسپیکر۔

اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۱۶ جون ۱۹۸۷ء کی صبح دس بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(دوپہر بارہ بجکر پندرہ منٹ پر اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۱۶ جون ۱۹۸۷ء کی صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔)